Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

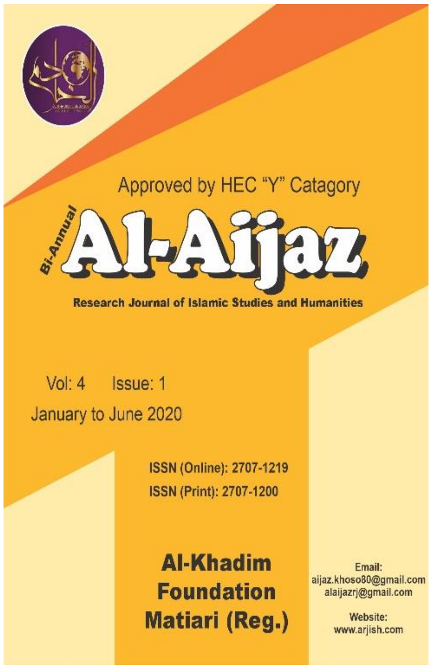

TOPIC:

The Impact of Islamic Education on the Leaders Ship Youth: A Research Analysis Review

AUTHORS:

1. Mahboob Ali Dehraj, Assistant Professor (Education) Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.
Email: mehboobali@sbbusba.edu.pk
2. Abdul Latif Nangraje, Assistant Professor (Education) Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.
3. Syed Muhammad Ahsan Shah, M.Phil Scholar Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.

How to cite:
Dehraj, M. A. ., Nangraje, A. L., & Shah, S. M. A. (2020). U-20 The Impact of Islamic Education on the Leaders Ship Youth. A Research Analysis Review. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 4(1), 291-300.
https://doi.org/10.53575/u20.v4.01.291-300
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/125

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 291-300

Published online: 2020-06-30

اسلامی تعلیم کا نوجوانوں کی قائدانہ صلاحیت پر اثرات: ایک تحقیقی جائزہ

The Impact of Islamic Education on the Leaders Ship Youth. A Research Analysis Review

Mahboob Ali Dehraj*
Abdul Latif Nangraje**
Syed Muhammad Ahsan Shah***

Abstract

The research article draws the attention of educationists toward Islamic education and the gap of main stream line of Pakistan from the Islamic education. Although Islamic education support to modern educations system and enhanced its qualities. This article briefly introduced Islamic golden age with their formulated education system. This teaching system produced great Muslims leaders. While today, it has been seen the higher significance given to modern education in our society and forgotten Islamic education system, in which provided full guideline to support both Islamic and modern scientific education due to this Muslim had gifted leader ship of world. Researcher assert that Muslim education should implemented and refrain from the complex culture and dimension of the world, the author endorses the need of youth and Muslim societies in Islamic education to provide best leadership to Muslim and able to face the challenges of the world.

Keywords: Leadership: guidance. Youth: adolescence context of: background of Islamic education

پس منظر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی معاشرے کی کامیابی و کامرانی میں نوجوان نسل کا اہم کردار ہوتا ہے۔ دنیا کی یہ ایک تاریخ ہے کہ کوئی بھی معاشرہ ترقی اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک نوجواں آگے ہوں۔ یہ ترقی سیاسی، سماجی، مذہبی، لسانی، قومی یا کوئی دیگر تحریکیں ہوں۔ یہ سب نوجوان نسل کی حمایت سے ہی کامیاب و مقبول ہوتی ہیں۔ اسلام کی ترویج و تبلیغ میں بھی انہیں نوجوانوں کی خدمات کا انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ عمر عثمان علی امیر معاویہ، خالید بن ولید، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، زبیر عبداللہ بن عمر، حسن، حسین، ولد بن عبدالملک۔ طارق بن زیاد، موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم محمد بن فاتح، محمود غزنوی، اورنگ زیب عالمگیر، شاہ ولی اللہ، شیخ الھند، محمد علی جوہر، اور عبیداللہ سندھی دوسرے جن سے تاریخ بھری پڑی ہے یہ سب اسلام کی عظیم لیڈر شپ کی مثالی ہیں۔

آج کے دور میں تعلیم کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، تعلیم کو انسان کی سیرت سازی اور تعمیر اخلاق میں بڑا دخل ہوتا ہے۔ ان سب میں ایک بات یکساں ہے وہ ہے اسلامی تعلیم سے آراستہ تھے۔ یہی تعلیم کسی قوم کے عروج کا سبب بھی ہے۔[1] اور اس کے نہ ہونے کی وجہ سے آج اسلامی دنیا اپنا وقار کھو بیٹھتی ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کو دیکھتے ہیں تو اس تعلیم کی وجہ سے تمام اخلاقی، سیاسی، سماجی، معاشی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا جس کی شاہد تاریخ ہے کہ عرب وہ قوم تھی جس سے دنیا نفرت کرتی تھی۔ جن پر کوئی قوم حکومت کرنا بھی نہیں چاہتی تھی، جو اپنی

* Assistant Professor (Education) Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.
Email: mehboobali@sbbusba.edu.pk
** Assistant Professor (Education) Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.
*** M.Phil Scholar Shaheed Benazir Bhutto University Shaheed Benazirabad.

اولاد کو بھی زندہ در گور کرتے تھے۔ یہ ایک دنیا کی خستہ حال قوم تھی، جس کو نبوی ﷺ کی تعلیم و تربیت و برکت سے یہ درجہ ملا کہ یہ قوم جو تعلیم اور تربیت میں کہیں نیچے تھی۔ مگر اسلام کی تعلیم نے انہیں ایک غیر منظم ٹولی سے ایک منظم اور باشعور جماعت کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا[2] اور زمانے میں خیر کو قائم کرنے اور شر کے سدباب کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسی قوم میں نوجوانوں کو اس طرح کھڑا کیا گیا کہ دنیا کی فتوحات اور اصلاح میں اس کے نوجوان آگے آگے تھے۔ جن میں حضرت علی، حضرت عمر، مصعب بن عمیر، اسامہ بن زید،، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو ابن العاص، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضوان اللہ علیھم اور بعد میں آنے والے بھی اسی تعلیم سے صلاح الدین ایوبی، محمد الفاتح اور محمد بن قاسم نے اپنے زور بازو سے باطل قوتوں کو مسمار کر ڈالا اور دنیا میں ایسی مثالیں قائم کی جس کی مثال آج بھی غیر قومیں یہاں تک کہ دشمن بھی مانتا ہے۔[3]

تعارف مسئلہ

۔ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی ترقی و کامرانی میں تعلیم اور لیڈر شپ (قیادت) کا کلیدی کردار رہا ہے۔ ملک و قوم کی پائیدار ترقی و استحکام کے لئے طلبہ میں لیڈر شپ کوالیٹی (قیادت کے ہنر) کو فروغ دینا اشد ضروری ہے۔ نئی نسل میں قیادت کے اوصاف پیدا کیئے بغیر ملک کو استحکام اور دیرپا خوش حالی فراہم کرنا بے حد دشوار ہے۔ طلبہ میں علم و دانش اور قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ کے ذریعے ملک و قوم کے زوال کو کمال میں بدلا جاسکتا ہے۔[4]

آج ہماری نئی نسل میں قائدانہ صلاحیتوں کا جو بحران یا فقدان دکھائی دیتا ہے اس کی وجہ دینی تعلیم سے دوری اور دین سے عدم توجہ اور نئی نسل کی عدم تربیت اور تعلیمی اداروں کی جانب سے دوران تعلیم ان کے شعور کی آبیاری کا فقدان ہے، ان کو اہم ذمہ داری نہیں دی جاتی ان سے کام نہیں لیا جاتا۔ جس سے وہ صرف کتاب کے کیڑے بن گئے ہیں۔ طلبہ میں تعلیم، اعلیٰ اوصاف جیسے ایک اچھے شہری ہونے کا احساس، سماجی اقدار سے گہری واقفیت اور دوسروں کی رہبری جیسی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے۔ جس کی مثال اسلامی تاریخ میں موجود ہیں۔ ان نوجوانوں میں جذبہ حریت، اعتماد، استقلال، بلند نگاہی، درست قوت فیصلہ، شعور و بالیدگی جیسے قائدانہ اوصاف صرف اور صرف نبوی تعلیم و تربیت کا ہی نتیجہ تھی۔ دنیا میں جتنے بھی انقلابات برپا ہوئے اور عظیم قومیں اور معاشرے انہیں نوجوانوں کے پیدا کیا اور ان کی کامیابی اور کامرانی میں نوجوانوں کا اہم کردار رہا ہے۔ تحریک خلافت یا جد وجہد آزادی میں یا 65 کی جنگ ہو یھی نوجوان کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ نوجوانوں کی قوت کے دھاروں کو صحیح سمت، شعور اور قائدانہ کردار اسی اسلامی تعلیم و تربیت ہی سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔[5]

اس تعلیم کا پورا قانون انسان کی بھلائی کے لئے ہے علامہ عینی لکھتے ہیں کہ صحابہ اگر ساری زندگیاں بھی ہم کماتے اور ان جسم کی ھڈیاں پیستے پیستے آٹا ہو جاتی تو بھی وہ اتنی عزت اور پیسہ نہیں کما سکتے تھے جتنا انہوں نے دین کی تعلیم کی وجہ سے سیاسی، معاشی، اخلاقی اور تعلیمی ترقی، صرف اور صرف دین پر وقت لگا کے کیں۔[6] انہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم دی اور دنیا بھر میں دین اور ایسی تعلیم جو کہ دین کے مخالف نہ تھی اسے کھی بھی نہ چھیڑا۔ اسلام نے کبھی بھی کسی دنیاوی تعلیم کی مخالفت نہیں کی، وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی آپ ﷺ نے ہی حضرت زید سے

فرمایا تھا کہ جائو اور یھودیوں کی عبرانی اور سریانی تعلیم سیکھ کہ آجائو جو کہ انہوں نے صرف 17 دنوں میں سیکھیں۔[7]

اسلام کی نظر میں ﷺ مندرجہ ذیل قیادت کی نشانیاں ہیں۔

يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم(النساء:59)[8]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ امر کی

إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها (النساء:58)[9]

'بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتاہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کردو"

اس سے یہ ظاہر ہے کہ جن میں صلاحتییں ان کو آگے کیا جائے لحاظہ اس وقت پاکستان میں ایک انازے کے مطابق 60 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہیں جن کو حقیقی تعلیم دی جائے جس سے وہ انسانیت اور مسلمانوں کی بڑی قیادت کر سکتے ہیں،

نوجوانی اسلام کی نظر میں

اسی طرح سے قرآن مجید نے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے چند نوجوانوں کا تذکرہ کیا۔ حضرت موسیٰؑ کو قوم نے ہر طرح سے جھٹلایا لیکن وہ چند نوجوان ہی تھے جنھوں نے کٹھن حالات میں حضرت موسیٰؑ کی نبوت پر ایمان کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فمآ اٰمن لموسی الا ذریة من قومه علٰی خوف من فرعون و ملاءهم ان یفتنهم ط و ان فرعون لعال فی الارضج(یونس ۸۳:۱۰)"موسیٰؑ کو اسی قوم میں سے چند نوجوانوں کے سوا کسی نے نہ مانا[10]

قرآن مجید میں بھی متعدد مقامات پر اسلام پسند نوجوانوں کے تذکرے ملتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب الکھف کے بارے میں فرمایا:

نحن نقص عليك نبأهم بالحق إنهم فتية آمنوا بربهم وزدناهم هدى، وربطنا على قلوبهم إذ قاموا فقالوا ربنا رب السماوات والأرض لن ندعو من دونه إلها لقد قلنا إذا شططا(الکھف)

وہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے اور ہم نے انھیں مزید رہنمائی بخشی، اور ہم نے ان کے دلوں کو اس وقت مضبوط کر دیا جب انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ: "ہمارا رب تو وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی اور الہٰ کو نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یہ ایک بعید از عقل بات ہو گی۔148

اسی طرح سے ایک حدیث رسول ﷺ کا مفہوم ہے کہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یعنی قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے۔ عمر کن کاموں میں گنوائی؟ جوانی کی توانائی کہاں صرف کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کا آخری عمل نوجوان صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام بھیجنے کا ارادہ کیا گیا جس میں تقریبا بڑے بے اصحاب کو ان کی ماتحتی میں دیا گیا تھا، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نوجوانوں اعتماد کا اندازہ ہوتا ہے۔ آج کے

نوجوان پر لازم ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعتماد کے ذریعے کو پورا کرے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے سبب ہی نوجوان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "اسد اللہ" اور نوجوان خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "سیف اللہ" کہ اور انہوں نے ثابت بھی کیا ۔

احادیث رسول ﷺ میں بھی نوجوانوں کے کردار اور ان کے لیے رہنما اصول کثرت سے ملتے ہیں۔ نوجوانی کی عمر انسان کی زندگی کا قوی ترین دور ہوتا ہے۔ اس عمر میں نوجوان جو چاہے کر سکتا ہے۔ جوانی کی عمر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر فرد کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ اسی لیے اس کے بارے میں قیامت کے دن خصوصی طور سے پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''یعنی قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے ہٹ نہ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے۔ عمر کن کاموں میں گنوائی؟ جوانی کی توانائی کہاں صرف کی؟ مال کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ جو علم حاصل کیا اس پر کہاں تک عمل کیا۔[11]

اس حدیث مبارکہ میں چار سوال جوانی سے متعلق ہیں۔ ایک عمر کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس میں جوانی کا دور بھی شامل ہے۔ مال کمانے کا تعلق بھی اسی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ حصول علم کا تعلق بھی اسی عمر سے ہے۔ نوجوانی کی عمر صلاحیتوں کو پیدا کرنے اور اس میں نکھار پیدا کرنے کی ہوتی ہے۔ اسی دور کے متعلق علامہ اقبال نے 'شباب جس کا ہو بے داغ ضرب ہے کاری' فرمایا ہے۔ اسی عمر میں ابو بکر نے اسلام اور آپ ﷺ کی خدمت میں آکر اسلام کی خدمت کی۔ اسی نوجوانی میں حضرت عمر نے اسلام کو طاقت بخشی اور کعبے میں اسلام کا اعلان اور آذان فرمائی اور سب کے سامنے ہجرت مدینہ کی۔ اس نوجوانی میں، اسی عمر میں حضرت عثمان نے اپنے خزانے دین پر خرچ کیے۔ اس نوجوانی میں حضرت علی نے اسلام کی خدمت کو نصب العین بنایا، عبداللہ بن زبیر نے روم کے بادشاہ کا تن تنہا سر قلم کیا۔[12]

اسی مرحلے میں نوجوان صحابہ رضی اللہ عنہ نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔ یہی وہ عمر ہے۔ جس میں ا۔ سامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے قیادت کی ذمہ داری سنبھالی۔ یہی وہ عمر ہے جس میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت سے سیف اللہ کا لقب حاصل کیا۔ دور شباب ہی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، اور چار عباد اللہ جن میں ابن عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے شانہ بشانہ عہد و پیمان باندھا۔ اسی عمر میں ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اور امام غزالی جیسے مجدد علوم کی گہرائیوں میں اترے، اسی دور شباب میں صلاح الدین ایوبی، طارق بن زیاد اور محمد بن قاسم نے اسلامی تاریخ کو اپنے کارناموں سے منور کیا۔[13]

حضرت عمر بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: ایک جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، خوش حالی کو ناداری سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔[14] (رواه الحاكم وصححه الألباني في صحيح الجامع الصغير (رقم 1077)

مذہبی تعلیم کی اہمیت

یہ سب کچھ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ نوجوانان اسلام نے اپنے وقت کی عظیم طاقتور قوتوں کو سرنگوں کیا۔ یہ نبوی تعلیم و تربیت کی برکت کا نتیجہ ہی تھا۔ کہ ایک غیر منظم ٹولی ایک منظم اور باشعور جماعت کی شکل اختیار کر گئی اور زمانے میں خیر کو قائم کرنے اور شر کے سد باب کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ دنیا میں جتنے بھی انقلابات برپا ہوئے ہیں ان کی کامیابی اور کامرانی میں نوجوانوں کا اہم کردار رہا ہے۔ تحریک خلافت اور جدوجہد آزادی ہو یا پاکتستان کی آزادی کی تحریک ہو ان سب میں بھی نوجوان کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ نوجوانوں کی قوت کے دھاروں کو صحیح سمت، شعور اور قائدانہ کردار تعلیم و تربیت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔[15]

ایہ حقیقت ہے کہ صحیح تعلیم کسی بھی ملک و قوم کے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہوتی ہے۔ اس سے ہی شعور اور آگہی کا دروازہ کھلتا ہے اسی سے ہی نوجوان نسل ایک متوازن، سماج سے ہم آہنگ فکری راستہ ملتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر تعلیم کے معیار پر ہی انسانی زندگی کے دیگر معیار استوار ہوتے ہیں۔ ہمارا تعلیمی معیار ہماری زندگی، حالات اور رویوں کے معیار کا آئینہ دار ہے کیا اس نظام تعلیم سے قیادت ور فکری آزادی عطا کرتی ہے وہیں یہ آدمی کو ذہنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا کام بھی انجام دیتی ہے۔۔ جو تعلیم اور قیادت آدمی کو ترقی، تمدن اور تہذیب کی راہوں پر گامزن نہ کرسکیں وہ ملک و قوم کی سربلندی کا باعث نہیں ہو سکتی۔

آج قیادت کا بحران صرف سیاسی، میدان تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ بحران زندگی کے ہر شعبے میں دکھائی دیتا ہے۔ زندگی کے مختلف شعبہ جات میں اچھی قیادت اور ماہرین پیدا کرنے میں ہماری تعلیم ناکام ہوئی ہے۔ تعلیم ہی کی وجہ سے نئی نسل کو قائدانہ صلاحیتوں کی شناخت ،اعتراف و فروغ میں مدد ملتی ہے۔[16]

اسلامی تعلیم نے ایک ایسا نظام دیا کہ تمام طلبہ صفہ ہر جگہ متحرک نظر آرہے تھے چاہے وہ جنگ ہو یا امن، انسانیت اور ظلم میں فرق رکھنے والے تھے۔[17]

سابق امریکی صدر جان ایف کینیڈی کے مطابق لیڈر شپ اور لرننگ ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم کا درجہ رکھتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں طلبہ ایکٹیوازم پر وہ زور دے کر کہتا ہے کہ تعلیمی اداروں کو نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ کے لئے استعمال کیا جائے۔ ماضی قریب میں امریکہ میں طلبہتحریک کے نتیجے میں بارک حسین اوبامہ پہلا سیاہ فام امریکی صدر بن گیا۔ جس نے سفید فام اور سیاہ فام کی طویل جنگ ختم کی۔[18]

یہی بات اقبال نے فرمائی کہ دینی تعلیم بھی اتنی ہی ضروری ہے جس قدر دنیاوی تعلیم اور پھر دونوں کے درمیان گہرا ربط اور تعلق بھی لازمی ہے محض دینی یا صرف دنیاوی تعلیم اپنی جگہ کافی نہیں اور نہ انہیں علاحدہ رکھ کر بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ان کے نزدیک تعلیم کا بنیادی مقصد تو یہی ہے کہ وہ انسان کی قلب اور روحانی اصلاح کر کے اس کے اندر خودی کی خوبیاں پیدا کردے۔ اسے توحید، علم، عشق، بلند ہمتی، سخت کوشی، پاک دامنی، فقر، رواداری اور درویشی قناعت جیسی صفات سے آراستہ کر کے ایک مثالی انسان بنادے۔ یہ سب اسلامہ تعلیم کا

خاصہ ہے۔اقبال اس تعلیم کے خلاف نظر آتے ہیں جس سے اسلامی روح اور قیادت دور ہو اس لئے وہ قدیم دینی مدارس کی جامد اور زمانہ کے تقاضوں سے ناآشنا تعلیم کے ساتھ اقبال جدید انگریزی تعلیم سے بھی نالاں تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ تعلیم سراسر مادیت پر مبنی تھی۔

اسی بات کو سندھ کے عظیم مفکر شاہ عبداللطیف نے بھی اپنی شاعری میں فرمایہ کہ تو خدا ایک انمول حیثیت کے مالک ہو لہٰذا تو اپنے آپ کو پہچانوں اور حالات کا مقابلہ کر،ایک عربی کی کہاوت ہے من عرف نفسہ فعرف ربہ آج اگر ہمارہ طالب علم اپنی منزل اور جو حیثیت کو نہیں پہچانتا وہ رب اور اس کے احکام کو کیا پہچانتا۔[19]

اسلامی تعلیم کے جدید ہیروز

ہمارے ملک کے سیاسی سماجی، تعلیمی میدان میں جو مقبول نام ہیں،ان کی بنیادیں بھی دور طالب علمی میں قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ کے باعث ہی استوار ہوئی تھیں۔ان میں شیخ الھند محمود الحسن، محمد علی جوہر، عبیداللہ سندھی، حسین احمد مدنی، ابوالاکلام آزاد، ڈاکٹر خالد محمود سومرو،ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے بیشتر طلبہ اسٹوڈنٹ لیڈر شب کے ذریعی ہی اصل سیاسی میدان میں داخل ہوئے ہیں۔[20]

مسلمانوں کی بے حسی

یہ وہ قوم ہے جس نے 71 سال تک اپنی تعلیم کی کوئی منظم اور وقت کی مطابق کوئی بھی پالیسی نہ بناسکے۔جس قوم نے یہ وطن عزیز حاصل کیا لاالاالله کے نام پر حاصل کیا مگر اسلام کی تعلیم کو صرف خانہ پورے کے تحت رکھا اور دین و مذہب کو سیاست معیشیت،سماجی تعلقات سے دور رکھا۔آج بھی ان کی نظر میں یہ نظام تعلیم دینا ایک بہت بڑی سازش ہے۔اور نوجوانوں کو اعلیٰ اسلامی اقدار سے محروم کر رہی ہے اور دنیاوی تعلیم کو بلند اور اس سے حد سے زیادہ توقعات رکھتی ہے۔[21]

اس کے لئے علامہ اقبال نے کیا خوب کہا تھا کہ:

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ[22]

اس میں بھی کہا جاتا ہے کہ مغربی تعلیم کی بنیاد ہی مادیت پرستی ہے جس تعلیم سے اکثر طور پر ہر طالب علم یہ خواھش رکھتا ہے وہ آگے جا کر ایک اچھی نوکری لے جس قوم کا مقصد غلامی حاصل کرنا ہو اس سے دنیا میں ایک عظیم انقلاب کی کیا امید کرنا جن کیو عقل پرستی، تن پروری، تعیش و آرام کی دلدادگی کا تعلیم سبق دے، تو اس سے زیادہ کیا امید کرنا[23]

یہ تعلیم مسلمانوں کے نوجوانوں کے عقائد متزلزل کرنے می کوئی کسر نہیں چھوڑتی ہو جاتے ہیں مغربی تہذیب کی اندھی تقلید ان سے ان کا

نصب العین چھین لیتی ہے اور انہیں اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے یہ بے دینی اور الحاد انہیں احساس کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے۔[24]

جدید تعلیم کی بنیادیں

آج اس مغربی تعلیم نے نوجوانوں کو اپنی قومی تاریخ و روایات سے بیگانہ کر کے مغربی طرز معاشرت حیات کا دلدادہ بنا دیتی ہے۔ اور مغرب کے جھوٹے معیار، جھوٹے نظریات اور جھوٹی اقدار جس سے دنیا کی چمک دمک ان کی نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔[25] اس طرح وہ اپنی فطری حریت، دلیری، شجاعت اور بلند پروازی کو چھوڑ کر ایک احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مغرب کی بھونڈی تقلید کی کوشش میں وہ مغرب کی خرابیوں کو اپنا لیتے ہیں اور خوبیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔[26]

- مغربی تعلیم نے تدریس کی ذمہ داری جن لوگوں کے سپرد کی ہے وہ خود بے راہ ہیں۔ وہ نہ ان علوم پر گہری نظر رکھتے ہیں جو وہ پڑھاتے ہیں اور نہ تعلیم کے حقیقی مقاصد سے آشنا ہیں اور جسے خود راہ کی خبر نہ ہو گی وہ دوسرے کی رہنمائی کیونکر کر سکتا ہے اس تعلیم سے صرف خدپرستی اور اپنے لئے جینا سیکھاتی ہے۔[27] م23ح23دث
- **مندرجہ بالا نتائج برائے تحقیق**
- **نوجوانوں کو درپیش مسائل**
- ذیل میں ہم ان چند اہم مسائل کا تذکرہ کریں گے جن کا سامنا ہر نوجوان طالب علم کر رہا ہے۔
- **وحی الٰہی سے دوری اور نوجوان**
- اس وقت امت کے نوجوانوں میں سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ الٰہی تعلیمات سے دوری اختیار کیے ہوئے ہیں۔ نوجوان طبقہ عموماً قرآن مجید کو ایک رسمی اور مذہبی کتاب سمجھتا ہے۔ اس کتاب کے متعلق ان کا تصور یہ ہے کہ اس کے ساتھ اگر تعلق قائم بھی کر لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ تلاوت ہی تک محدود رہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب زمانہ حال کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت اور صلاحیت نہیں رکھتی

۔جدید تعلیم مقصد سے ناآشنا ہیں

جدید نظام تعلیم بے مقصد اور لغو ہے اور قوم کے لیے زہر ہے اس سے نوجوانوں کی تمام تر صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ اور نوجوان اپنی قوم کی راہ سے یکسر بھٹک جاتے ہیں۔

جدید تعلیم منافقی کی تعلیم ہے۔

اس سے کسی قوم کا نوجوان سائے منافقی بے حیائی اور وقت کا غلام ہی بن سکتا ہے یہ تعلیم تو انسانوں میں انسان کم انسان کا سودا کرنے والے پیدا کرتی ہے۔ آج جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں وہ غریب اور نادار لوگوں کا سودا کرتے ملیں گے اور ان میں انسانیت کم حیوانیت زیادہ پائی جاتی ہے۔

جدید سماج سے لاتعلقی سیکھاتی ہے

آج کے سماجی، سیاسی، معاشرتی اور تعلیمی مسائل کے پیش نظر طلبہ میں قائدانہ صلاحیتوں کی آبیاری میں ناکام ہیں۔ یہ صرف ایک مادہ پرست معاشرے کو جنم دے رہے ہیں، آج طلبہ میں قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ میں معاون مشاغل اور سرگرمیوں کو شامل نصاب کرنے کی اشد ضروری ہے کہ اس میں دینی تعلیم کا عنصر لازمی ہے۔

آج تعلیمی نظام جن اقدار کو رواج دیتا ہے طلبہ اپنی زندگی میں انہی اقدار کو اختیار کرتے ہیں۔ طلبہ میں قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ اور ان کی شخصیت کی تعمیر کے لئے اسکولی سطح پر نہایت سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکول کی زندگی طلبہ کی ذہنی، فکری رویوں کی تعمیر ،ترقی، تبدیلی اور ارتقاء کا نقطہ آغاز ہوتی ہے۔

اساتذہ اسلامی تعلیم سے ناآشنا ہیں

اساتذہ طلبہ کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں طلبہ بھی اس اہم دور کو ضائع نہ کریں۔ بچوں کی قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما کے ذریعے معاشرے کو امن و شانتی کا گہوارہ بنائیں۔ یہ اس تعلیم سے ممکن نہیں جس میں ہر طالب علم آگے سے آگے رہنا پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو پیچھے کرنے میں کوئی بھی کمی نہیں کرتے ہیں

ان طلبہ کو ایسے زندگی کے خواب دیئے جاتے ہیں کہ کیسے کسی کو پیچھے رکھنا ہے اور خد کو سب سے اہم دیکھانا ہے یہی تعلیم آج طلبہ کو استاد کی تعلیم و تربیت کی زیر اثر ملتی ہے۔ طلبہ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں استاد کی اس رہنمائی و رہبری کے محتاج رہتے ہیں۔ جس سے وہ اصل انسانت سے دور ہو جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں طلبہ کی قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ کے لئے لیڈر شپ کوالیٹی پروگرامس کا انعقاد ناگزیر ہے۔ ان طالب علموں کو اسلامی ہیروز سے متعارف کرانا ضروری ہے تاکہ طلبہ میں قیادت کے مطلوبہ کردار کے حصول کے لئے محکمہ تعلیمات اپنا گرانقدر کردار پیش کرے۔

کیریئرازم اور نوجوانوں کی اسلام سے دوری

عصر حاضر میں تعلیم کا مقصد صرف اور صرف پیشہ (profession) مقام (placement) اور پیسہ و سرمایہ بٹورنا رہ گیا ہے ۔ہر نوجوان انھی تین چیزوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔

اخلاق باختگی اور نوجوان

آج فحاشی و عریانیت، ننگا ناچ اور حیا سوز ذرائع ابلاغ ہر گھر اور خاندان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔ بے شمار رسائل و جرائد اور اخبارات بے حیائی کو فروغ دے رہے ہیں۔ انٹرنیٹ پر ان گنت حیا سوز ویب سائٹس موجود ہیں جن تک ہر نوجوان کی رسائی باآسانی ہو جاتی ہے۔ گھر سے لے کر کالج تک اور کالج سے لے کر بازار تک بے حیائی پر مبنی ماحول کا سامنا ہے۔ ایسا معاشرہ اور فضا نوجوان کی جنسی خواہشات کو برانگیختہ کر دیتی ہیں۔[27]

اعتدال وتوازن کا فقدان

اعتدال وتوازن ہر کام میں مطلوب ہے۔ جس کام میں اس کا فقدان ہو وہ صحیح ڈگر پر زیادہ دیر اور دور تک نہیں چل سکتا۔ جب اور جہاں بھی اعتدال اور توازن ہاتھ سے چھوٹ جائے تو وہیں انتہا پسندی اور غلو، شدت پسندی اور تخریب کاری کا عمل شروع ہونا لازمی ہے۔

تعلیم و تربیت کا فقدان

اس وقت نوجوان مختلف مسائل اور مشکلات میں گھرا ہوا ہے وہ ماں باپ کی ناقص تعلیم و تربیت ہے۔ جو نوجوان بھی ماں باپ کی تعلیم و تربیت سے محروم رہ جائے گا لازمی طور سے مسائل اور الجھنوں کا شکار ہوگا۔ ایک نوجوان کی اس سے بڑی بد قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی تعلیم و تربیت سے محروم رہے۔ اس کے ماں باپ تعلیم و تربیت اور اس کو صحیح رہنمائی کرنے میں کوتاہی یا بے اعتنائی برتیں۔

ناقص نظام تعلیم

اسلام سے دوری اور رائج نظام تعلیم برطانوی مفکر لارڈ میکاولے کے افکار و نظریات کا قبضہ۔ عصر حاضر میں تنگ نظری، مقامیت، مادیت ،اخلاقی بے راہ روی اور عورت کا استحصال، نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے جرائم، یہ سب ناقص نظام تعلیم کی دین ہے۔

اسلامی تاریخ سے ناواقفیت اور نوجوان

جو قوم اپنی تاریخ اور علمی ورثے سے غفلت برتتی ہے۔ تو وہ صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہے یا مٹا دی جاتی ہے۔ اپنی تاریخ سے ناآشنا ہو کر کوئی بھی قوم یا ملت بہتر مستقبل اور ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اس وقت امت مسلمہ کی صورت حال یہ ہے کہ اس کا یہ اہم سرمایہ اپنی تاریخ سے بالکل نابلد ہے۔ ملت کے نوجوانوں کو اسلامی فتوحات کا کچھ علم نہیں۔

گلوبلائزیشن کے اثرات اور نوجوان

عالم کاری (Globalization) سیکولرزم اور الحادی نظریات کی تخم ریزی ہو رہی ہے۔ عالم کاری ایک ایسا رجحان ہے کہ مغرب اس کے ذریعے دنیا کے ہر کونے میں آزاد معیشت اور تجارتی منڈی کو فروغ دے رہا ہے۔ گلیمر کی اس دنیا میں اہل مغرب اپنی تہذیب کے اثرات لانا چاہتا ہے.

Reference

1. Jamal, A. Z. B. H. A. (2019). *Muslim Religious Scholars on the Commodification of Human Body and its Dignity in the Age of Biomedical Revolution* (Doctoral dissertation, Hamad Bin Khalifa University (Qatar)).
2. Khan, M. (2018). *The privacy of the self*. Routledge.
3. Abdullah, K., Haque, A., Ahmed, F., & Shafiq, A. (2019). Towards Devising Islamic Advertising Theory. In *Contemporary Management and Science Issues in the Halal Industry* (pp. 121-137). Springer, Singapore.
4. Puri, M. (2001).*History Of Islam, Al Maktoom Ul Hareeq*, PP, 33-51.
5. Muhmmmad zakeryia

6. Sanni Sallah Din, (2004). *Examplry Education System Of Holy Prophet* .wafaqul Madaris multan. 35-41.
7. Harris, A. (2013). *Distributed school leadership: Developing tomorrow's leaders*. Routledge.
8. Neugarten, B. L. (1976). Adaptation and the life cycle. *The Counseling Psychologist*, *6*(1), 16-20.
9. Neugarten, B.L., 1976. Adaptation and the life cycle. *The Counseling Psychologist*, *6*(1), pp.16-20.
10. Ahmed, Eliza, Nathan Harris, John Braithwaite, and Valerie Braithwaite. *Shame management through reintegration*. Cambridge University Press, 2001.
11. Ansari, K. Humayun. "Pan-Islam and the making of the early Indian Muslim socialists." *Modern Asian Studies* 20, no. 3 (1986): 509-537.
12. Ahmad, Hazrat Mirza Tahir. *Murder in the Name of Allah*. Islam International Publications Ltd, 1990.
13. Background
14. Maimonides, Moses. *The guide for the perplexed*. Routledge, 1910.
15. Ahmed, A. S. (2013). *Postmodernism and Islam: Predicament and promise*. Routledge.
16. Brown, Jonathan AC. *Misquoting Muhammad: the challenge and choices of interpreting the Prophet's legacy*. Simon and Schuster, 2014.
17. Ali, Kausar. *A Study of Islamic History*. Adam Publishers, 2006.
18. Ghazi Mahmood ahmed i, S. M. (2002).*Madaris Mi Taleem.Edit by* Saleem
19. Ramzan, m. (1990).*piyaroo peghamber perawan ji nazer min.* PP. 15-21
20. Majid, Ayesha. "Surviving Father of Pakistan Army Aviation: Brigadier Mokhtar Karim." (2018).
21. Khan, Shafique Ali. "Nationalist'Ulama's Interpretation of Shah Wali Allah's Thought and Movement The Fifth Phase of the Wali Allahi Movement: 1920 to 1947, Services towards Indian Freedom: Opposition to the Demand of Pakistan." *Journal of the Pakistan Historical Society* 39, no. 1 (1991): 23-75.
22. Salmon, Gilly. *E-moderating: The key to teaching and learning online*. Psychology Press, 2003.
23. Peofessor syed saleem history of ideology of Pakistan 1985, https://kitabosunnat.com/kutub-library/aanhazor-s-a-w-w-ki-taleemi-jiddu-jehd
24. Professor Rab Nawaz Struggle of education Hazart peace upon him 24 https://kitabosunnat.com/kutub-library/aanhazor-s-a-w-w-ki-taleemi-jiddu-jehd#ذ
25. M, I. (2006).*Society and Humari Zimadaryan,* PP,65-81.
26. Syed Nadvi Ab-Hayee islami uloom w fanon publish dar ul musnfeen, 1917
27. Usmani Muhammad taqi humara taleemI nizam 1997,pp. 97 -99